جلد ۱ | بمبئی پنجشنبہ ۲۰ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء | نمبر ۴۸

مقدمۃ الجیش

حضور لارڈ لیمنگٹن کا شکریہ

خدا نے اپنے فضل و کرم سے بمبئی پریسیڈنسی کی گورنری بہت بڑے جلیل القدر اور رعایا پرور گورنر کو دی ہے۔ حضور لارڈ لیمنگٹن بہادر کو ہمیشہ اپنی رعایا کی بہبودی کا خیال رہتا ہے۔ تمام آرام کو بالائے طاق رکھکر آپ ہمیشہ متفرق حصص کا دورہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ آجکل ممالک دکن میں نزول اجلال فرماتے ہیں۔ اسی سلسلے کے اخبار میں جو خبر چھپا ہے حضور گورنر صاحب بہادر کے گرد ... ہوتی ہیں۔ ان کا بہت شائق ہرا ... طرف ... ہے۔ خدا آپکی رعایا پروری کے خیال کو قیام عطا فرمائے۔

کیا انقلاب ہے

جنگ جاپان سے پہلے روس کی بحری طاقت تیسرے درجہ کی شمار کیجاتی تھی۔ اول درجہ انگلستان کا تھا اور دوسرا فرانس کا۔ اب اس وقت روس بحری قوتوں میں سب سے پیچھے گنا جاتا ہے اور ساتویں نمبر پر ہے اور اس لڑائی سے پیشتر جاپان ساتویں بحری طاقت شمار کیجاتی تھی اور اب اس کا نمبر پانچواں ہے (۱) انگلستان (۲) فرانس (۳) ولایات متحدہ امریکا (۴) جرمنی (۵) جاپان۔ لڑائی سے پہلے روسی بیڑہ کی قیمت ۴۳ ملین پونڈ تھی۔ اور اب ۱۵ ملین پونڈ ہے۔ جاپانی بیڑا ۱۹ ملین پونڈ کا تھا اور اب ۲۴ ملین پونڈ کا ہے۔ (ایک ملین ۱۰ لاکھ روپیہ کا ہوتا ہے)

قومی ہمدرد ایسے ہوتے ہیں

پنڈت اقبال نرائن صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ کانپور نے اپنی زندگی ہندو کالج بنارس کے لئے وقف کر دی۔ اور وکالت کا کاروبار چھوڑ چھاڑ کے بنارس تشریف لیگئے۔ مبارک ہے وہ قوم جس میں ایثار نفس کی ایسی زندہ مثالیں موجود ہیں۔ وہی لوگ دنیا میں ہمیشہ سبقت لیجانے والے ہیں۔ جو ذاتی آسائش اور منافع کو باوصف وسائل مہیا ہونے کے اس طرح سے دوسروں کی آسائش کے لئے قربان کر دیتے ہیں۔

ہماری بمبئی میں بھی وہ چند مسلمان بارسٹر اور وکیل اور خانصاحب احمد خان بہادر ہیں۔ جو خیالی خوش زبانی سمجھ کر کے مسلمانوں کے لیڈر بننا چاہتے ہیں۔

کون زیادہ وفادار ہے؟

مدت سے ہماری گورنمنٹ کو یہ سوجھ رہی ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں سرکار کے زیادہ خیر خواہ مسلمان ہیں یا ہندو۔ اس سرکاری سوچ کا نتیجہ جب نکلیگا نکلیگا مگر ہندو مسلمانوں نے آپس میں فیصلہ کر دیا اور دکھا دیا کہ کون خیر خواہی کے میدان میں بڑھا ہوا ہے۔ اور کون اپنے دین و مذہب سے زیادہ سرکاری خوشامد کو عزیز رکھتا ہے۔ پنجاب کے اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ امرتسر کے دربار صاحب میں جب شہزادہ پرنس آف ویلز بوٹ سمیت اندر جانے لگے تو دربار کے پجاریوں اور سربراہوں نے منہ چڑھ کے جن کو ناپسند کیا گیا تو پجاریوں نے بوٹ سمیت مندر میں داخل ہونے کے لئے عذر کیا چنانچہ شہزادہ بہادر نے ان کے عذر کو قبول فرما کے گھنٹہ گھر ہی سے دربار کا معائنہ کرنا کافی سمجھا۔ امرتسر کے ہندوؤں کا یہ جوش مذہبی دیکھکر دہلی کے مسلمانوں سے نہ رہا گیا انہوں نے دین ایمان کو خیر باد کہکر اپنی خیر خواہی کے تمغے حاصل کئے۔ بہت تھا ہے ہندوؤں کی قوم میں جو ہمیشہ مسلمانوں سے بڑھ جانے کی کوشش کرتے تھے۔ لو اب بتاؤ ہمیشہ میدان میں مسلمانوں کا نمبر بڑھا ہوا تھا۔ اب دہلی کی جامع مسجد کے متولیوں اور منتظموں نے وہ فرض بھی پورا کر دیا۔ ہم اب کیا کریں وہی پنجابی اخبار لکھتے ہیں کہ جب شہزادہ بہادر جامع مسجد دہلی میں تشریف لے گئے تو پہلے تو منتظموں نے عصر کی نماز کے وقت نمازیوں کو

مسجد میں گھسنے ہی دیا

اور پھر حضور پرنس آف ویلز اور لفٹنٹ گورنر مسٹر چارلس ریواز اور ویسے ہی ساتھ کے تمام افسروں کو بوٹ سمیت مسجد میں جانے دیا۔ اور یہاں نمک حلالی۔

ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو جامع مسجد دہلی کے منتظموں کا دل سے نہایت ہی شکریہ ادا کرنا چاہئے اور اپنے دین اسلام کی پاک محبت اور مسجد کی عزت افزائی کی داد دینی چاہئے۔ کہ انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی بات رکھلی۔ گورنمنٹ کی نظروں میں اس سے بڑھکر مسلمانوں کی اعلیٰ وفاداری کا ثبوت کیا ہو سکتا تھا۔ اگر یہ بھی امرتسر کے ہندوؤں کی طرح منہ سے پیش کرنے کی گستاخی کر بیٹھتے۔ اور بوٹ سمیت داخل ہونے پر عذر کرتے تو پھر ہندوؤں میں اور ان مسلمانوں میں کیا فرق ہوتا۔ دین گیا جاتے۔ مسجد کی بے حرمتی ہوئی پڑا رہے (نعوذ باللہ من ذلک) مگر ہندوؤں کے مقابلے میں وفادار مسلمانوں کی بات تو رہ گئی۔ وہاں کے مسلمان اس شخص سے کیا کم ہیں کہ جس نے اپنی بیوی کو بیوہ کرنے کے لئے خودکشی کر لی۔

افسوس اہل اسلام کے قدیم دار السلطنت میں مسلمانوں کی نظروں سے اسلام کی وقعت اسقدر جاتی رہی کہ خانہ خدا کی بے عزتی کو سرکاری اعزاز کا باعث سمجھتے ہیں۔

شاہ جاپان مسلمان ہوگیا

لو بھی مسلمانو فال تو بہت اچھی ہے یا یوں نہی ابھی لے کپ اڑادی ہے کہ شاہ جاپان اسلام کے پاک حلقے میں شامل ہو گئے۔ یہہ خبر بہت زوروں کے ساتھ بمبئی کے تمام عام و خاص میں گشت لگا رہی ہے۔ یہہ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان لوگوں کو کس ہوائی تار کے ذریعہ اس مبارک خبر کی اطلاع ہوئی ہے۔ مگر اس میں کوئی کلام نہیں کہ ع زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو ہمیں ایک زمانہ سے سنتے آتے ہیں کہ اہل جاپان کو اسلام اور اوس کے پاک احکام کے ساتھ بہت بڑی فطرتی دلچسپی ہے صرف کمی اسباب کی ہے کہ وہاں کوئی ایسا ذریعہ نہ تھا کہ اسلام کی خوبیاں واضح طور پر ان کے ذہن نشین کر سکے مگر خدا کے فضل سے اب یہ کمی بھی پوری ہو گئی۔ اور معتبر ذریعہ سے سنا جاتا ہے کہ اسلام جاپان میں بڑی آسانی کے ساتھ اپنا نور پھیلا رہا ہے۔ اور لوگ بڑی خوشی سے اس طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اگر یہی بات ہے۔ تو انشاء اللہ بہت جلد موجودہ افواہ کی تصدیق ہو جائے گی۔ ہماری تو یہی دعا ہے کہ خدا اسے بہت جلد اسی پاک اور سچے دین کے حلقے میں شامل کرے اس سے بہتر کسی انسان کے لئے اور کیا دعا ہو سکتی ہے۔ اور نہایت صدق دل سے اپنی وفاداری کے ثبوت میں حضور شہنشاہ قیصر ہند کے حق میں بھی دعا خیر کرتے ہیں۔ اللہم آمین ثم آمین۔

حاجیوں کی تکالیف

یا اللہ غریب حجاج کی مصیبتوں کا بھی کبھی خاتمہ ہو گا یا نہیں۔ بمبئی میں انہیں جسقدر تکلیفوں کا سامنا ہوتا ہے اوسکا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ ہم نے اپنی قوم کو اس طرف توجہ دلائی مگر وہ نہیں آپا دھاپی سے فرصت کہاں۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اوس میں پوری کوشش کرتے اور گورنمنٹ کچھ بھی نہ سنتی۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں کا تو یہ حال ہو رہا ہے کہ ایک جماعت نے اگر رفع تکالیف کی درخواست کی تو دوسری جماعت اپنی ناموری کے خیال سے پہلی جماعت کی مخالفت پر آمادہ ہو جاتی ہے اور کوئی دنیا پرست مسلمانوں کو بدنام کرنیوالا انگریزی اخبار یہ ہیچ لکھتا ہے کہ اس عرضی کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ اسلئے کہ اسمیں کسی معزز کا نام نہیں۔ اس خبیث النفس رذیل النسب ایڈیٹر سے کوئی یہ تو پوچھے کہ اگر بالفرض اوس میں کسی معزز شخص کا نام نہیں ہے تو گورنمنٹ اندھی ہو گئی ہے جو درخواست و عرضی کرنے والوں کے نام کی طرف دیکھے۔ اور یا اون کی واجبی شکایتوں کا کوئی خیال نہ کرے۔ فرض کیجئے اسی قسم کی باہمی مخالفتوں نے گورنمنٹ کی نظروں میں اس عرضی کو بے وقعت کر دیا تو وہی بے دین ایڈیٹر خوب بغلیں بجانے لگا۔ کہ دیکھا ہم نہ کہتے تھے کہ گورنمنٹ ایسی عرضی کو ردی میں ڈال دیگی۔ الحمدللہ اب ہماری تجویز پہلی درخواست تو یہ ہے کہ ... دینا ہے ان منافقوں کو جلد جلد ہی دو چار کے ......

جہنم کے گڑھے میں ڈالدی

تا کہ غریب مسلمانوں کی کشتیوں میں کوئی ... ہو سکے۔ تعجب تو یہ ہے کہ غیر مذہب کے اخبار حاجیوں کی قابل رحم حالت پر بحث کر کے گورنمنٹ کے ... حالات کو روز دیتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ بمبئی کے انگریزی اخبار ایڈوکیٹ آف انڈیا میں جب اسکے متعلق شکایتیں آنے لگیں تو مذکورہ اخبار نے بذات خود حاجیوں کی حالت معلوم کرنے کا بیڑا اوٹھایا۔ اور جہاں جہاں حجاج مقیم تھے وہاں جا کر معائنہ کیا۔ اون رپورٹروں نے ذاتی تجربہ سے جو باتیں معلوم کیں اون سے اون کے دل پر اسقدر اثر ہوا کہ ایک مضمون میں گورنمنٹ کو بہت بری طرح یاد کیا ہے اور انسانی ہمدردی کا واسطہ دلا کر ان غریبوں کی تکلیفیں دور کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اخبار مذکور میں قرنطینہ کی عدم ضرورت کو بہت مدلل طور پر ثابت کیا ہے۔ اور حاجیوں کی تکلیفوں کا بہت پر درد الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ مسافر خانوں کے علاوہ غریب بورڈ کے کھلے میدان میں جو تقریباً ایک ہزار حاجی جمع ہو گئے ہیں اون کی حالت سخت قابل افسوس ہے دن بھر تیز دھوپ میں بلا سایہ پڑے رہنا۔ اور رات بھر دسمبر کی سردیاں جھیلنا بھی ایک ایسی تکلیف ہے جس کے خیال سے ......

روٹیاں گھڑی ہو جاتی ہیں

اون کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ کوئی تو ... کوئی ... کوئی پندرہ روز سے بہت تکلیف اوٹھا رہا ہے۔ اکثر غریب چوروں کے ہاتھ سے لٹ گئے کسی کی ... ہے۔ کسی کا دوسرا ... کپڑے سب لے لیں پاکٹ چور اوٹھا لے گئے۔ اور بہت سے اب ایسے بھی ہیں جن کے پاس ایک کوڑی باقی نہیں رہی۔ کیونکہ اسقدر قیام روزانہ میں بہت سا روپیہ تو خرچ ہو گیا اور جو کچھ بچا تھا وہ چوروں کی بھینٹ چڑھ گیا اخبار مذکور نے ان مصیبت زدہ حاجیوں کی حالت کا جو پر درد نقشہ کھینچا ہے اوسکی تحریر کی ہمارے قلم میں تاب نہیں۔ ہم گورنمنٹ کو حضرت مسیح کا واسطہ دیتے ہیں کہ تھوڑی دیر کے لئے انسانی ہمدردی سے کام لیکر قابل رحم حجاج کی مصیبتوں کو دور کرے۔ اور جسقدر حجاج اسوقت بمبئی میں موجود ہیں انہیں فوراً جہازوں پر سوار کرائے قرنطینہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور نہ کسی طرح سے یہاں کا قرنطینہ مفید ثابت ہوا ہے۔

قرنطینہ کے مفید ثابت ہونے میں تو آج کسی طرح کا کلام نہیں۔ دوسرا ... سے اور مقامات کے قرنطینہ کا جھگڑا الگ کر دیا گیا۔ پھر اسکی کوئی وجہ نہیں کہ قرنطینہ کامران کی ناقابل برداشت تکلیفوں میں زیادہ اضافہ کیا جائے۔

بڑے دنوں کی بھاگڑ

دسمبر کا مہینہ اور خصوصاً اوسکا اخیر عشرہ کچھ ایسی گڑبڑ کا زمانہ ہوتا ہے کہ تمام جنٹلمین جو انگریزی خوان ہیں یا انگریزوں کے نقال - اس عشرہ میں طائر خیال کی طرح بے پر کے اوڑتے اور اوڑتے پھرتے ہیں اکثر کے آدمی اور [illegible] اور اوڑکے [illegible] میں اور پہروں کے ہیں - غرض بشتہ بڑے دنوں بھی ان دنون میں زمین سے گر پڑتے ہیں ان اوڑتی چڑیوں کو پھندے میں پھنسانے کے لئے انجمنوں اور کانفرنسوں اور کانگریسوں کے شکاریوں نے بھی جہان دیکھے وہاں وہاں جال بچھا رکھے ہیں - اور ایسے [illegible] قریب والے بکھیر دئے ہیں کہ بغیر پھنسے کچھ بن ہی نہیں پڑتی - ایک طرف کانگریس اور دوسری طرف علیگڈہ کی کانفرنس جیسے کتنی ہی پڑی سے کہتے ہیں کہ برس بھر تیلی کے بیل کیطرح کولہو میں جتے رہتے ہو - جب کہ برس [illegible] عشرے کے ہیں تو کچھ سستا لیا کرو - گھر کی چار دیواری سے ذرا باہر نکلو - دنیا دیکھو خدا کی سیر کرو - عمر بھر اپنے پیٹ پالنے کی فکر میں لگے رہتے ہو کبھی اپنے قوم والوں کا بھی تو خیال کر لیا کرو - جیسے برس بھر میں اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کاٹ کے جو کچھ جمع کر رکھا ہے وہ [illegible] لیکر تم ہمارے پاس آؤ - دو تین دن تک جو کچھ جھوٹی سچی باتیں ہم بناتے ہیں - سنو - پلیٹ فارم پر زمین آسمان کے قلابے جس طرح ملاتے جلسے میں [illegible] دیکھو

قوم کیلئے صرف زبانی خرچ

جو کچھ پایا جاتا ہے اور ہمیں ان میں ان ملی دو - جو کچھ لاتے ہو ہمیں دیدو - اور چلتے پھرتے نظر آؤ - اور پھر سال آئندہ ہمارے نذر کرنے کے لئے اس سے زیادہ جمع کرنے کی فکر میں لگے رہو - یہ نہیں کہ پھر تم ہمارا خیال ہی نہ کرو - دنیا میں جو کچھ فتوحات تمکو میسر ہیں - وہ ہمارا ہی صدقہ سمجھو - اور مرنے کے بعد اطمینان رکھو - بے ڈرم ناجاؤ تمکو دلوادئے جائینگے ان کے سوا اور جو انجمنیں کہ اپنے آپکو دین کے حامی اور معین ہونے کا دعوی کرتی ہیں - تعجب تو یہ ہے کہ وہ بھی انہی دنون میں اپنی سالگرہ کا تہوار مناتی ہیں - ان سے پوچھو تو یہی جواب ملتا ہے کہ [illegible] ذکر کیا جائے - یہ موسم موٹے تر ذیل جنٹلمین انہیں دنوں میں پھنس سکتے ہیں - ریلوں کے کرایہ میں انہیں دنوں میں تخفیف ہوتی ہے - سرکاری محکمے انہیں دنوں میں بند ہوتے ہیں - تاجروں کو انہیں دنوں میں کچھ فرصت ہو جاتی ہے ع باہمیں مردمان بباید ساخت

اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کا یہ جواب نہایت معقول ہے یہ لوگ زمانہ کے رنگ سے اچھی طرح واقف ہیں - اور اپنے شکار کی چھلانگ کو وہ اچھی طرح پہچان گئے ہیں - زمانہ کا اب یہی حال ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

مبارک ہو وکالت تمکو یونس

۲۳ ۵ ۱۳

بڑی مسرت کے ساتھ یہ خبر سنی گئی کہ ہمارے نیر خواہ محمد یونس صاحب ہیڈ اوور سیر [illegible] - امتحان ایل ایل بی (وکالت) میں پاس ہو گئے - محمد یونس صاحب کے ذکی الطبع اور رشید طالع ہونے میں ذرا بھی شک نہیں کہ بہت کم عمر میں فارسی کی [illegible] اور عربی کی عمدہ تحصیل علم سے بھی فارغ ہو گئے - اور انگریزی اعلی تعلیم کے سرٹیفکیٹ بھی اسی اثنا میں حاصل کر رہے ہیں - خداداد ذہانت اور قوت حافظہ کی بدولت بفضل خدا ہر سال بہت سرعت کے ساتھ یونیورسٹی امتحان کی منزلیں طے کرتے گئے - اور وہ بھی معمولی نمبروں میں نہیں بلکہ ایسے نمبر پائے کہ یہی پریذیڈنسی کی [illegible] تعلیم میں نام ہو گیا - سنہ ۱۹۰۵ء میں بطور کفارہ [illegible] اونکی مرض جل پڑا کی (طاعون) سے [illegible] ہو گئی خداوند کریم نے اپنے حبیب کے طفیل [illegible] کے والدین کے قلبی اضطراب پر رحم کیا - اور [illegible] کرم مولانا حکیم نظامی صاحب کی سعی بلیغ (تشخیص تدبیر علاج) کو قبول فرمایا - جیسے میاں یونس کو اس موذی کے [illegible] سے نجات دی - اس موذی صدمہ سے دل و دماغ کمزور ہو گئے - مگر پھر بھی ذاتی شوق و ازلی قابلیت نے [illegible] والدین کی ممانعت اور [illegible] کی مخالفت پر بھی اونکا ارادہ [illegible] کی شرکت کا فسخ نہوا اور صد ہزار آفرین کہ تھوڑی کوشش میں بہت عمدہ کامیابی کا سہرا اونکے سر بندھا - اگلے سال بھی گو مختلف امراض کے شکار ہے مگر آفرین ہے کہ اس ضعف و نقاہت پر وہ شکستہ دل نہیں ہوئے - کہ [illegible] کے امتحان کی تیاری کر دی - حالانکہ زمانہ قلیل تھا اور اسی عرصہ میں پھر صحت بہت خراب ہی [illegible] زحمت [illegible] امتحان میں کامیاب ہو گئے [illegible] مسرت کے ساتھ مبارکباد دیتے ہیں

نئی وزارت

بومبی کانگریس والو ۔ وہ وقت جن مین جنگ کیسے
تھا ہو آ اسے ان معدوم اور تمہاری امیدون کو
پرورش کے نہال ہونے کے دن آگئے ۔ انتظامی ٹرین
کے پرانے انجن مع ڈرائیور و گارڈ بدل دیے گئے
اور نئے انجن مع جدید الخیال و آزاد مزاج ڈرائیور
اور گارڈون کے ساتھ ٹرین کو لگا دیے گئے اپنے اپنے بوریے
بقچے سنبھال سنبھول کر ٹرین مین اپنی
اپنی جگہ سنبھال لو ۔ بس اب نیا پانی نیا دانہ
نیا دور نگارستان زمانہ ۔ منزل مقصود گو بہت
دور ہے ۔ اور سفر بھی کچھ ایسا آسان نہین
مگر آزاد مزاج ڈرائیور نئے فرقیلے انجنون
کے ذریعہ سے بہت جلد تمکو منزل مقصود کو
پہنچا دینگے ۔ پرانے فرانٹ سیٹر مسٹر بالفور بہت
نشتر زنی کے بعد آخر مستعفی ہوئے اون کے
ساتھ ہی اون کے چیلے چاپڑ نے بھی بصد حسرت
بادل ناخواستہ اپنا اپنا استعفا دیا ۔ اور نئی جگہ
پر آزاد خیال گروہ کے سرگروہ کیمبل بنرمین
مع آل و اصحاب فرقہ خلافت پیشہ کو وزارت
کی کرسی پر متمکن ہوئے ۔ ہم تیرہ بخت
ہندوستانیون کی قسمتون کا فیصلہ کرنے
کے لیے مسٹر جان مارلے وزیر ہند مقرر کیے
وزیر ہند کے بجائے انکی تعریف کے بابت
دیکھا گیا ہے مین اونکی علمی لیاقت اونکی سادگی
اعتدال انکی نیک نہادی کے ہم قدر کرتے ہین
مگر گنتی ہندوستانی ہونے اور کام پرست
وہ نکتہ چینی خدا خیر کرے ۔ وزیر ہند کا نام
بھی جان مارلے ۔ اور نام کو کام
مین بڑا اثر ہوتا ہے ۔ بس ہمین اندیشہ ہے
کہ ہم کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رحمت بر نباش اول

کہنا پڑتا ہے ۔ سنا ہے کسی گورکن کی نسبت
یہ مشہور ہو گیا تھا کہ وہ قبر مین سے مُردون
کے کفن چرا لیتا ہے ۔ لوگ درپئے تحقیقات
ہوئے ۔ آخر وہ نہ چوری کرتے ہوئے
پکڑا گیا ۔ اور سزا دلوا دی ۔ اوسکی جگہ
پر دوسرا گورکن مقرر کیا گیا ۔ یہ اوس
پہلے سے بڑھ چڑھ کے نکلا ۔ یعنے قبر مین
مُردہ چھوڑتا نہ تھا کفن ۔ لوگون کو غائب
لگون کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو کہنے
لگے ۔ رحمت بر نباش اول ۔ وہ لاش
تو چھوڑ دیتا تھا ۔ یعنے مطلب کہ پہلے وزیر
ہند کنسرویٹو فرقے کے رکن اور محدود
خیالات کے آدمی تھے ۔ اور موجودہ
موجودہ لبرل گروہ کے شریک اور آزاد
مزاج اون کا ہر کام آزادی اور فراخ
دلی کا پہلو لیے ہوئے ہوگا اگر فراخ
دلی ہندوستانیون کی بہبودی کی طرف
مائل ہوئی تو عموما ہندوستانیون کو
اور خصوصا کانگریس والون کو ہیپی
کرسمس کی تہنیت مبارک ۔ اور جو معاملہ
دگرگون ہوا ۔ اور خدانخواستہ خلاف امید
باتین ظہور مین آئین تو وہی رحمت بر
نباش اول کا مضمون ہوگا ۔ مگر عزیزان خیال
بد کا دور حال ہے ۔ ابھی تیل دیکھو تیل کی
دھار دیکھو ۔ قبل از وقت واویلا کرنا
اور زبردستی کی چیخ پکار کس لیے
اس وہم پرستی نے ہندوستانیون کو کہین کا
نہ رکھا ۔ کبھی معاملہ کے روشن پہلو پر انکی نظر
پڑتی ہی نہین ۔ جب دیکھینگے تاریک پہلو دیکھینگے

جان مارلے

مین ایک دلخراش بات بھی تو مخفی
ہے ۔ جان مارلے ۔ یعنے مخاطب کی
جان لے ۔ یعنے بعض حضرات ہندوستان
کے حق مین مار آستین کا حکم رکھتے ہین
اون کی جان لے ۔ ممکن ہے کہ ان وزیر
ہند کا وجود ہندوستان ہند کی سعادت
کا باعث ہو ۔ اور ایک عمدہ پہلو یہ بھی
ہے کہ جان مارلے ۔ یعنے اپنی جان کو
جوکھون مین ڈال دے ۔ یعنے خلاصہ
کلام اور محض مرام یہ ہے کہ محنت کرے
اور کا عوض لے یعنے استحقاق ترقی
در نفشت پیدا کر اور لے ۔ اگر تمام پہلوؤن
پر نظر ڈالیے ۔ جب بھی روشن پہلو زیادہ
ہین ۔ اس سے کچھ تو امید بندھتی ہے کہ
ہندوستانیون کے کچھ آنسو پونچھے جاینگے
ایک تو لبرل وزارت کی حکومت اون
مین نہایت منتخب اور سربرآوردہ مسٹر
جان مارلے ۔ اور یہ پنڈت گوکھلے کا سفر
یورپ جسکی وجہ سے سنتے ہین یورپ مین
بلکہ لندن والون کے خیالات کی رو مین
بہت کچھ ہندوستان کی طرف پھیرنے کی تحریک
بلکہ وہان والون نے مسٹر گوکھلے کو اطمینان
دلایا ہے کہ امید واثق ہے جو انشاءاللہ اب
ہندوستانیون کی فلاح و بہبود اکثر ہمارے
مد نظر رہے گی ۔

خیر جو ہو رہیگا کچھ نہ کچھ رونا
ہے گیا ۔ کبھی تو لندن والون کو بیس
ہندیون کی گس سیمپتی کا خیال آنے
ہی لگا ۔

معرکہ آرائی یاس

برہوں سے نکلے ہی تو لب پہ ہم نکل
فلک خشک سے گر پڑی نگہ انتظار آج

ناظرین! مین ایک برسات کی رات کا واقعہ بیان کرنا چاہتا ہون جس سے آپکو اسبات کا اندازہ ہو جائیگا کہ ناامیدی کی حالت مین انسان کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ وہ سوقت وہ جو کچھ کر گذرے کم ہے۔ [illegible] کا موسم مینہ کی [illegible] رات کے دو بجے تھے [illegible] ابھی کھلی ہوئی تھی اور چاند اپنی نورانی شعاعون سے زمین کو رشک [illegible] بنا رہا تھا لیکن ابر کے ایک ہی دم بھر مین اس منظر کو بے رونق کر دیا۔ اور آسمان پر چھا گیا لکہ ابر کسی ستانہ خرام کی طرح اٹھلا اٹھلا کر چاند کے مقابل مین آگئے جیسے کسی مہ جبین کے رخ روشن پر نقاب۔ کبھی کبھی ہوا کے شوخ طمانچون سے ابر ہٹ جاتا ہے اور چاند کی جھلک ایسی نظر آ جاتی جیسے کوئی نازنین اپنے مشتاقان دیدار کو پردہ کی آڑ سے جھانکتا ہو۔ ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے جو ننھی ننھی بوندون کی ہلکی ہلکی پھوار لئے ہوئے آ رہے ہین نیند کے متوالون کو [illegible] سلانے کی کوشش کر رہے ہین لیکن جوانی کی نیند [illegible] مشہور ہی ہے [illegible] شباب [illegible] سونے والے [illegible] کروٹ [illegible] اور یہ ہوا کے [illegible] تھپکیان [illegible] ایسی [illegible] غافل [illegible] قریب [illegible] ہے [illegible] گہری ہو جاتی [illegible] نیند کا جادو بھی زیادہ نہین چلتا

اور سونے والے گھبرا کر آنکھین کھول دینے کے بعد ہڑبڑا کر اٹھ ہی بیٹھے ہین۔ جاگنے والے حسب منشا ہو جاتے ہین [illegible] کی بانکی [illegible]۔ یان اور موسم کی دلربا کیفیتین ان کو غلط ملط نئے اور عجیب کرشمے دکھا رہی تھی [illegible] کسی ماہوش کے روئے بے نقاب کی طرح جلوہ گر ہی تھا۔ تھوڑی دیر نہین گذری کہ ابر نے اوسکو آغوش شوق مین لیکر نظر سے چھپانے لگے اور اسکے روشن چہرے کو ہلکے سے حجاب مین کر دیا لیکن حاسدون کی چشم بد ایسی تیز اور گہری ہوتی ہے کہ زیادہ دیکھا۔ اب نہ وہ چمک دمک ہے اور نہ دل ربا جھلک۔ کالی کالی گھٹائین چارون طرف امڈی چلی آتی ہین۔ تاریکی بڑھتی جاتی ہے [illegible] ابر بادل گرجنے لگا۔ اور اوس کے نائرہ ہنگام پر برق نے بھی خندہ دندان نما آغاز کیا نیاز و ناز کی یہ مختلف حالتیں۔ رقیق القلب ابر کے دلپر کچھ عجب اثر کر گئین کہ اوسنے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔ یا یون سمجھئے کہ سیہ خانہ ہجر مین کسی نامراد عاشق کی بیقراری اور گریہ وزاری دیکھ دیکھکر رعد و برق و ابر کسی سے بھی ضبط نہو سکا اور ان تینون نے فریاد و اضطراب اور اشکباری کے سامانون کے ساتھ اوسکی ہمدردی کا حق ادا کیا آخر دست ضعف کی بدولت جب کچھ سکون حاصل ہوا تو یہ ہمدرد بھی اپنے فرض سے سبکدوش ہو بیٹھے اور تھوڑی دیر کے لئے ایک خموشی سی پیدا ہو گئی۔ رفتہ رفتہ ابر کے چھٹنے کے ساتھ وہ سناٹا بھی کم ہوتا جاتا ہے اور سیاہی سفیدی سے بدلتی جاتی ہے۔ اور ایک لطیف نورانی سماں جس مین آخر شب کی دلچسپیان ملی ہوئی ہین پیش نظر ہوتا جاتا ہے۔

خدا بھلے جاگنے والون کو کہ مستعد [illegible]

حیرت مین ڈالنے والے ضرور ہین مگر ابھی ابھی بیدار ہونے والے جو مشکل سے جگائے گئے۔ یا خود ہی جاگے ہین۔ کچھ ایسے مدہوش ہین کہ یہ طاری ہونے والی حیرت گویا پھر اونکو سلائے دیتی ہے اور ان کی آنکھین خود بخود بند ہو جاتی ہین بعضے جو ذرا ہوشیار اور بیدار دل ہین وہ البتہ [illegible] ایک دوسرے سے پوچھتے ہین کہ یہ کیا کیفیت تھی۔ جو ابھی ابھی ہماری آنکھون نے دیکھی۔ ایک شخص جو شباب کے ساتھ عقل سلیم اور صفات انسانی سے آراستہ۔ ذی ہوش دانا [illegible] دکھائی دیتا ہے کہہ اٹھا کہ حضرت یہ سب انقلابات زمانہ کے خاکے اور گردش دہر کے نمونے ہین جو انسان مین حصول عبرت کا مادہ پیدا کرنے کے لئے حالت خواب و بیداری مین صفحات لیل و نہار پر مصور قدرت ہمیشہ کھینچتا رہتا ہے۔ پوچھنے والون پر اس شخص کی گفتگو کا جو متانت اور درد سے بھری ہوئی تھی اچھا اثر پڑا۔ اور اونھون نے اس اجمال کی تفصیل چاہی۔ کچھ غور کرنے کے بعد ہمارے [illegible] دوست نے ٹھنڈی سانس لیکر یہ مطلع پڑھا ؎

فغان مین آہ مین فریاد مین شیون مین نالے مین
سنائین درد دل طاقت اگر ہو سننے والے مین

اور کہنے لگا کہ حضرات! آپ سب کو یہ بات معلوم ہی ہوگی کہ ...... (باقی اگلے ہفتہ میں)

راقم
ایم اے صدیقی۔ از بورڈنگ ہاؤس۔ فیض آباد

جناب فرخ صاحب [illegible] این [illegible] کا پنچ بہادر [illegible] سے گذرا۔ زیر عنوان [illegible] پریشانی و حیرانی جو پہلے تھی [illegible] صاحب بھی ہے [illegible] احباب اونکی کمیشن کے نام [illegible] ہین۔ عجب [illegible]

قاضی صاحب کیے اون مین ایک شخص بھی انجمن احباب کا ممبر نہین۔ نہ اوس کمیٹی کی کارروائی سے انجمن احباب کو اتفاق ہے۔ نہ ہم لوگون مین سے کسی ایک نے بھی اس کمیٹی کے عرضی پر دستخط کیا ہو۔ خدا جانے آپنے خواہ مخواہ یہ بات انجمن احباب کے سر کیون تھوپ لی؟

قاضی صاحب کو انجمن احباب کے ساتھ ویسا ہی تعلق ہے جیسا اس شہر کی اور بہت سی انجمن مجلس اور محفلون سے۔ پس یہ ہرگز ہو نہین سکتا کہ قاضی کی کل کارروائیان انجمن احباب سے منسوب کیجا ئین۔

پیر پاؤن سگ گیرش کیمپ کی نسبت جو ریل لا ڈگرزن کو بھیجی گئی ہے اوسمین انجمن احباب کا کوئی تعلق نہین۔ خاص قاضی صاحب اور انکے رفقا کی یہ کارروائی ہو لی چاہیے۔

خود بجود ذکر چھڑ گیا ہے اسلئے مجھے اوس میموریل کی نسبت اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ وہ ایسی بہت عجلت مین لکھی گئی ہے اسلئے مسلمانون کے حق مین ایسا کر کی اچھا نتیجہ آ نہین سکتا۔

انجمن احباب تو کئی سال گذرے اپنا کام خموشی کے ساتھ کئے جاتی ہے۔ انجمن احباب کی کارروائیون کا ایک رپورٹ بنام تحفۂ حجاج گئے سال طبع ہوئی عام طور پر شایع ہو چکا ہے۔ حسب دستور اس سال گئے ہفتے مین تین ایک میرے دوست صوفی صاحب کے ساتھ بیکے رفیقیہ پیر پاؤن کا معائنہ کرنے لگا تھا سگ گیرش کے کلم کیمپ خود سے دیکھے۔ افسوس دلالون کا ہنگامہ ابھی تک غلط نہین ہوا ہین۔ پرشین سٹیم نیویگیشن کے ایجنٹ نے دو شخص میرے روبرو دلال کے کرفتار کئے۔ وہ شہین کما کمانے کو ساتھ تھے کو کمرسٹی کے مسافرخانے مین ہم دو نون نے ایک ساتھ پیری رقمین ایک دلال کو دین مگر ابھی جو معلوم ہوا کہ وہ دلال نصف کمیشن بیچون کی ہاری سے ہو لے گئے گیا۔ آخر تجربہ یہ ہوا ہی تھا کہ ان دو نون شخصون کو وہان سے مسافر خانے مین واپس بھیجا جائے مشکل تو یہی کہ ان دونون شخصون کو اوس دلال کے پنجے سے بھی واقفیت نہ تھی غرض کہ اس ایجنٹ کے کہ اندات پر خود مین نے دستخط کر دئے کہ ا مین انتجار اس مقدمے مین مدد گذرکرین اور انکو وہین رکھا۔

اس سال وہان ایک اور بات قابل ذکر دیکھی گئی کہ آتے وقت ہماری سٹیم لانچ مین ایک پارسی کیاسٹیر اور ایک پولیس کانسٹبل ساتھ ہوئے۔ حجاز کی سرزمین مین بیان کئے برٹش روپئے اور جلنی نوٹ بہر زیادہ بٹا دینا پڑتا ہے۔ مگر سونے کی گنیون کی وہان اصل قیمت مل جاتی ہے اسلئے حاجیون کو آگے جاکے خسارہ نہو۔ اسی لئے قرنطینہ مین سرکار کی طرف سے گنیان بھیجی گئی تھین۔

گذشتہ پیر کے روز مین صبح ہی صبح دھونی دینے کے مکان ڈس انفکٹنٹ شد مین چلا گیا تھا اوس وقت سرکاری کل افسر جنکو حاجیون سے تعلق ہے وہان موجود تھے۔ دیر تک ان سے گفتگو ہوتی رہی مین نے قرنطینہ کے ان دونون شخصون کا حال بھی بیان کیا مگر دلالون کے ہتھکنڈے کچھ اور ہی ہین۔ لیجئے تکلیف معاف۔ کجا بود ہسیم کجا ناختم شد

احقر منشی عبدالکریم مدرس بمبئی

جناب مولانا فرخ صاحب بعد سلام علیکم عرض بہت فرماتا ہون شریف۔ الحمد للہ کہ آپکے چھوٹے بڑے ہان جی ہان اچھا ہون۔ ہان کیون آدھا ہون۔ وہ بہت خیریت ہے کیون جی ہان ٹھنڈی سانس سے کہ رہے ہو جی ہان عمر کاٹے تو خیر اللہ کا بڑا فضل ہے جی جو مضمون کہ خدمت والا مین بیشتر بھیج چکا ہون ہنوز شایع نہین ہوا۔ اوسکی شکایت نہ کرکے تازہ بتازہ نو بنو ایک خبر سنانے آیا ہون۔ آپ خیر تو ہے جی ہان کیا کہون۔ آپکو تو خوب معلوم ہے کہ آج کل ہم ہندوستانیون کو ایک نہ ایک مصیبت کا سامنا رہتا ہے۔ جیساکہ پارسیشن قحط۔ انکم ٹیکس بیکاری ناداری مفلسی تنگدستی۔ فاقہ مستی وغیرہ وغیرہ ہم بد نصیبون و بیسیون کے مارڈالنے کے لئے کچھ کم تھے کہ نیا واقعہ یا نیا گھاس نئی آفت کے ساتھ نئی بیماری بھی جاری ہوئی یعنے مسٹر پلیگ صاحب بہادر کا قدم مبارک ہندوستان مین پہنچا۔ اور آپ کی بزرگی ذات کی بدولت جو کچھ ہم لوگون کو صدمہ ہوا ظاہر ہے اور آپنے جو جو گل کھلائے سب پر عیان ہے۔ عیان را چہ بیان ہزارون بچے بیتیم ہوئے کیون کہ اس موذی نے انکے سر پرست بہا دیا جنکا کوئی پوچھنے والا نہین لاکھون عورتون کو بیوہ خاوند کر چھوڑا۔ وہ عورتین جنکو سوائے عیش و عشرت کے کچھ کام نہ تھا یہ سب انکے نام سے اونکا کان واقف و آشنا نہ تھا۔ اون کو اس کمبخت نے بستر غم پر تڑپا تڑپا کر مار ڈالا کیسے کیسے کڑیل جوان رستم وقت کو بیماری پر خاک کر ڈالا۔ بڑے بڑے عالی خاندان کو نیست و نابود کر ڈالا۔ مگر ہان ہر ظالم کا یہ دستور العمل ہے کہ جب وہ ظلم کرتے کرتے تھک جاتا ہے وہ ہر چہار طرف سے ذو سیر لعنت برسنے لگتی ہے تو وہ اپنے ظلم سے کچھ کمی کرنے لگتا ہے بفضلہ تعالیٰ اسسال ہمارا وانا پور اس موذی کی شرارت سے امن و امان مین رہا مگر انکے

بیچارہ بھائی بعض خود غرض ڈاکٹر جنہوں نے اسکی آڑ میں خوب خوب دل کے حوصلے نکالے ہیں اور خوب مزے سے لے کر صفائی کے ہاتھ پھیرے ہیں ۔ کیا کہیں ۔ پلیگ کے اٹھتے ہوئے گو اب آپکی بہت کم ہیں گے مگر ایسے ڈاکٹروں کے نام سیل کئے ہوئے لاکھوں کروڑوں نظر آئیں گے ۔ کہ جو تڑپ تڑپ کر سسک سسک کر اپنی جان عزیز کو تلف کرتے ہیں ۔ افسوس اب بھی صبر نہیں کرتے ۔ یہ دشمن امن رات دن اسی سوچ فکر میں رہتے ہیں ۔ کہ کوئی کیس ملے کہ جس پر کچھ ہاتھ آئے ۔ ہائے ہائے یہ بد اندیش ایسے بیدرد ہو گئے کہ بلاپس و پیش ایسی ایسی کارروائیاں کر بیٹھتے ہیں کہ جس سے مخلوق خدا کو صدمہ پہنچے اور خواہ مخواہ امن خلایق میں فتور واقع ہو جب طاعون کا آنا راستے سے جاتا رہتا ہے تو سوچ سمجھ کر ایک شاخ اور نکال لیتے ہیں نہ خود آرام سے بیٹھتے ہیں نہ اوروں کو چین سے بیٹھنے دیتے ہیں آجکل پلیگ نہیں ہے ۔ تو چیچک کی چھان بین شروع کر دی ۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ جو بندہ یا بندی جس کی فکر میں رہتا ہے وہ اسکو مل ہی جاتا ہے چنانچہ یہاں جناب عبدالحکیم خان صاحب پنشنر کے لڑکے کو چیچک نکلی کسی نے کنٹونمنٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر کو اطلاع دیدی کیس پیدا ہوا تھا صاحب بہادر تاریخ ۱۸ دسمبر کو صبح کے وقت نو بجے سے پیشتر آ دھمکے اور صاحب کو طلب فرمایا ۔ ویل بتاؤ تمہارے یہاں چیچک کیس ہوا اور تم نے چھپایا ۔ یہ بات سنتے ہی خانصاحب سن سے ہو گئے مگر پھر جی کڑا ہے ۔ دل کو سنبھال کلیجہ کو تھام عرض کیا ۔ غریب پرور سلامت ۔ فدوی کو یہ معلوم تھا کہ خبر دینی پڑتی ہے ۔ ورنہ میں ضرور اطلاع کرتا ۔ غرض

مجسٹریٹ صاحب بہادر تو کچھ بڑبڑا کر چلتے ہوئے دوسرے روز علی الصباح بدیں صاحب مجسٹریٹ بہادر موصوف ایک ڈاکٹر سرکاری آیا اور سرکاری طور پر لڑکے کو دیکھ بھال کر چلا گیا ۔ یہ تو چیچک لڑکے کو مہلک تھی اور اسکی حالت خراب ہوتی جاتی تھی خانصاحب کو بھی ایک ہی لڑکا تھا آپنے طبیعت کچھ علاج میں کوشش کی مگر وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے ۔ موت کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہ تھی ۔ ہائے ہائے ۔

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج تم کل ہماری باری ہے
ہاں ہاں یہ صحیح کو عارف خوش بیان
پڑھتے ہیں کل من علیہا فان

لڑکا قریب ڈیڑھ بجے دن کے ۱۹ دسمبر کو انتقال کر گیا ۔ لوگ مصروف سامان تجہیز و تکفین ہو گئے ۔ قریب ساڑھے چار بجے کے جنازہ مسجد کی طرف نماز پڑھنے کے لئے لیجا رہے تھے کہ ایک نیٹو ڈاکٹر سرکاری ہانپتے ناگہانی کی طرح پہنچ گیا اور کہا کہ ہم سول سرجن کے پاس خط لکھتے ہیں کہ اس میت کے ساتھ کیا کرنا چاہئے جب تک سول سرجن کا کوئی حکم نہ آئے ۔ آپ لوگ لاش قبرستان نہ لیجائیں ۔ اسپر بعض شخصوں نے لاش قبرستان نہ لیجانے میں عذر کیا تو ڈاکٹر صاحب نے مقدمہ چلنے کی دھمکی دی جسکی وجہ سے مسلمان خاموش ہو گئے ۔ اور صاحب میت نے فرمایا کہ اچھا جلد حکم منگا لیجئے تب ڈاکٹر صاحب نے ایک خط انگریزی میں لکھا کہ محمدن کا لڑکا چیچک سے مر گیا ۔ ہم کیا کریں اور یہ خط عنایت اللہ ویکسینیٹر کو دیا وہ خط کو سول سرجن صاحب کے پاس لیگئے ۔ سول سرجن صاحب کلب گھر میں دل بہلا رہے تھے

خرم اللہ نے عذر کالات سے آکر ادھر جلد کو پڑھکر اور حکم لکھکر لفافہ بند کر کے ویکسینیٹر کے حوالے کیا ۔ چہ خوانند مردم کہ در جامہ کیست ۔ بہ زینہ دانند کہ در تار چیست ۔ ویکسینیٹر صاحب پیغام پہنچے ۔ اور ڈاکٹر صاحب کو خط دیا ۔ وہ لفافہ چاک کر کے پڑھتے ہی دنگ ہو گئے ۔ اور رنگ ان کے متغیر ہو گئے ۔ بہار سول سرجن صاحب نے لکھا ہے کہ اس لاش کو جلا دو ۔ یہ سنتے ہی مسلمانوں میں کھلبلی پڑ گئی ۔ ہر شخص کو سکتہ سا ہو گیا اور اسکے والد کا حال لکھا جائے جسکا لخت جگر پسر مر گیا ہے اور اسکا جنازہ اسکے سامنے اسطرح سے رکھا ہے کہ جو اسکے دنیا سے اٹھنے کی خبر اور کیا ظلم ہو گا کہ جسکو وہ ناز و نعمت سے پالتا تھا اسوقت حکم ہوتا ہے کہ اسکو جلا دو ۔ اسوقت باپ کے دل پر کیا گذرا ہو گا ہمکو تعجب ہے کہ سول سرجن صاحب نے کیونکر ایسا حکم لکھا اور کیوں لکھا کیا وہ مسلمانوں کے مذہب سے واقف نہیں ہیں کیا انکو مذہبی امور میں مسلمانوں سے سابقہ نہیں پڑا ہے ۔ کیا وہ کہہ سکتے ہیں یا بتلا سکتے ہیں کہ کسی مسلمان نے اپنی میت کو جلایا ہے ہرگز نہیں اور کبھی نہیں ۔ افسوس ڈاکٹر صاحبان آدمی پر ہاتھ صاف کرتے کرتے اب مسلمانوں کے مذہب پر بھی ہاتھ صاف کرنا چاہتے ہیں لیکن انشاء اللہ تعالی ایسا کبھی ہونے کا نہیں اور ہمیں امید ہے کہ ایسا حکم نفاذ پائیگا نجات ہو جائیگی ۔ المختصر مشہور نیٹو ڈاکٹر صاحب چند مسلمان اور جناب علیہ الرحمۃ وغیرہ ڈاکٹر صاحب موصوف فٹن پر سوار ہو کر سول سرجن صاحب کی خدمت میں حکم منسوخ کرنیکی کوشش کرنیکو چلے اتفاق سے راستہ میں کنٹونمنٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر مل گئے کل مسلمان وغیرہ ڈاکٹر صاحب فٹن سے اتر گئے اور مجسٹریٹ بہادر تو

پھر یہاں سے واپس آرہے تھے وہ بھی ہم لوگوں
سے شامل ہوکر مجسٹریٹ صاحب بہادر کو روکا
اور سارا حال عرض کرکے سول سرجن کا عطیٰ شدہ
دیا کر صاحب بہادر حکم کو پڑھکر ہنسے اور
فرمایا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے جیسے مسلمان
اپنی میت کو جلا دیں ۔ ہرگز ایسا نہیں ہو
سکتا ۔ اور ہیجانب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا
کہ جاؤ جس طرح سے آپ لوگ دفن کرتے ہیں
کرو ۔ ہم نے اور کل مسلمانوں نے صاحب
بہادر کو سلام کیا اور آکر جنازہ کو قبرستان
لیجاکر دفن کیا ۔ واضح ہو کہ اس جنجٹ کے
ساتھ آخر پیچھے شب کے لاش دفن کی گئی ۔ اگر
یہاں کے گورنمنٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر
نیک دل اور رحمدل امن پسند رعیت خواہ
گورنمنٹ اور ہماری عاریات ہونے
تو خدا جانے کیا ہوتا ۔ اور کب تک لاش
پڑی رہتی ۔ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر
گذشت ۔ ہم کل مسلمان باشندگان کیپ
دانا پور گورنمنٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر کا
تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھی جان
ومال اور اولاد ترقی جاہ وجلال کے لئے
دعا کرتے ہیں ۔

راقم مجذوب کی بڑ از دانا پور

عجب پر لطف تھا ماہم کا میلہ

اہو ہو ہو اہی ہی ہی اہا ہا

جناب بمبئی پنچ ۔ بو بمبئی پھاٹک پنچ ۔ خدا آپکی
عمر اور ہیرا کو اسرافیل کے صور تک قائم رکھے ۔
حلیف سلیک گلستہ اقتباس کے ہر زبان میں
سرمبر کر لیجئے تو سمجھ کے تم چپ رہو ...

کی نظر لگئے ۔ ارمان اگر شاید کسی نجیب کی نگاہ
سے فیض حاصل ہوا ہے جو لنڈن کی پرستان
اڑ گئی تھی ۔ قبلہ پنچ ۔ جو آپ سمجھیں ۔ اچھا ۔
دل کو تھام کر بیٹھئے ۔ مسٹر پانچ بند ۔ لے
توبہ ۔ پنچ پیارے جس طرح آپکا اخبار ہم کو تاکتے
بمبئی پنچ مشہور ہے اسیطرح ماہم کا میلہ بھی
مشہور ہے اور کئی صدیوں سے اسوقت
ہی سے یہاں جلسہ نام درج کروا دیتے ہیں
اور ہفتہ عشرہ وہاں کا طواف دھیر کیا
لیتے ۔ ارمان لٹ گیا ۔ کیا جوان اور کیا پیر
کیا تونگر اور کیا فقیر سبھی دس روز تک وقف
ہو جاتے ہیں آپ جائیے تو کیا عجب ہوا ۔ بھیا پنچ
آپکے سامنے کسی کی پونچ کھلی اور آپکی نہانی
قینچی قطع وبرید کو منہ پھیلانے لگی ۔ اسلئے
ہر وقت لگے "نو سکت سم" کی مہر لگا دی ۔ نہیں
یا نہیں آپ چوکیں فرمائیے ۔ ذرا آپ غور
ہے ہی اچھا یہ بات ہے تو لیجئے یا بہ آپ شنید
کی قسم کھائیے اور اہل دولت بلیسن کی تماشہ
ہیں ۔ بھیا تو نہ دوں بہت جلد اور لیجئے ۔ درش
اب سے انتظار کے کسی بدگمان قلم ذریعے کو
سلسلہ بولا نہ ہو جائے ۔ مسٹر پیارے زمانی فیل
سے سینک کیا جائے ۔ قبلہ ہی سمجھئے لے
تو ہم سنئے ۔ میلے کے روز اہیجانب علیہ ناک
کان رنگیتے ... کے ٹھیک میلے کے ہونٹ
پہنچ جاتے ۔ وہاں ہزار ہا رنگا رنگی کوئی
گرد آلود زرنگی ۔ کوئی پارسی کوئی فرنگی
کوئی دوسری کوئی ہفت رنگی ۔ اور جیل
دور دراز سے میلے کے لطف حاصل کرنے میں
مصروف نظر آ رہے تھے مگر ہیجانب تو
مسلمان ٹھہرے ۔ پہلے چلی مزار اقدس پہ
جانے کی ٹھان کر و ... صفوں کو چیرتے ہوئے بمشکل

منزل مقصود پہ جا پہنچا ۔ واہ درگاہ کا نقشہ
بھی قابل دید تھا روشنی اور بتا ... دیکھئے
ہوا جبین کھل گئیں طبیعت شاد ہو گئی درگاہ
شریف میں صدہا زائرون کو با ہجوم پیار سے
یا مودب کھڑے ہوتے دیکھکر یہ دست ہی
شامل ہو گئے ۔ زواروں کا جوق جوق آنا
اور پھول ناریل چڑھا کر پیٹ جانا بہت لطف
سے رہا تھا ۔ مگر اہیجانب کے ایک بات نے
وہاں چونکا دیا ۔ جو کہ قابل اصلاح ہے
وہ یہ کہ اور ایسے ایسے مزاروں پر مستورات
کو جانا شرعاً ناجائز ہے جسکو سچے مسلمان
اور منصف ناظرین تسلیم کرینگے مگر یہ
عام طور مروج ہو جاتی ہے وہ سخت مشکل
سے بند ہو سکتی ہے ۔ رہی یہ بات کہ اہل
اسلام کی عورات کمال پاکیزگی اور صفائی
اور خوف کے ساتھ داخل ہوتی ہیں ۔ مگر
غیر اقوام خاص کر علی الخصوص ہنود ۔ اور
ہنود میں بھی اپنے مذہب کی ۔ جیسی گھاٹی
رہتی ۔ ماہگیر وغیرہ جو ستر پوشی سے وہ اپنے
ہر نکالا جاتی ہیں نہیں وہ سر پہ کپڑا ۔ اور پیر
میں پاپوش ۔ پاس وغیرہ زبان اور
پنڈلیاں بالکل ننگا کھلا ہوتی ۔ اور مردوں
میں ننگے پیروں سے گھومتے پھرتے ۔ کیچڑ
اور غلاظت ۔ مثال مہندی کے لگی ہوئی ۔ اور اسی
حالت سے درگاہ میں با سبک نزول داخل
ہو جاتی ہیں ۔ جس سے اوس جگہ کی پاکیزگی
میں فرق آتا ہے ۔ جب مسلمان مستورات
کو ایسی جگہ پہ جانا ناجائز ہے تو غیر قوم
کو اس حالت میں کب جا کر ہو سکتا ہے ۔ ...
نے اس حالت کو دیکھتے ہی پولیس میں اطلاع ...
کو بیچارا ورشایا ۔ یہ بھی مانا کہ اہل اسلام ...

خادمان درگاہ جتنے کاروبار متعلق درگاہ کے بخوبی
انجام دیتے ہیں جو کہ قابل داد ہے۔ مرحبا
صد مرحبا۔ جتنے ایسا کہتے ہیں۔ مگر اتنا ہی
بندوبست کریں تو اور زیادہ تحسین و آفرین
کے قابل ہو جائیں۔ وہ یہ کہ ایک بڑا حوض ہونے
کی نالی جو کہ وہاں موجود ہے مگر پانی نہ ہونے
کے باعث بیکار پڑی ہے۔ اور عرس
کے وقت پانی کا پورا بندوبست کر دیا جائے
اور چند اشتہار ایسے قائم کئے جائیں جو
جتنے شخص خواہ عورت خواہ مرد ننگے پیر
کو پیر دھو کر اندر جانے کی ترغیب دیتے رہیں۔
جس سے درگاہ شریف کے صحن اور فرش کی
پاکیزگی میں فرق نہ آنے پائے۔

ہمیں امید ہے کہ متولیان درگاہ اس
کار خیر کی پوری بندوبست کر کے ممنون و
مشکور فرمائیں گے۔ اور اس کا اجر دارین
میں پائیں گے۔

[illegible] قبلہ [illegible] ٹھیک ہے نا؟ ۔ اچھا
[illegible] باب [illegible]

بقیہ [illegible]

ہمنے جو حال دل تھا وہ اظہار کر دیا
ناز فرمائیں یا [illegible] اختیار ہے
[illegible]

بفضلہ تعالیٰ [illegible] کی توجہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مختصر فہرست [illegible]

[illegible]

Druns Medicines N°10

کولے کا درد اور مرض گردہ

مریض تین مہینے تک بستر میں پڑا رہا کہ چلنا پھرنا ممکن نہ تھا
[illegible] کہدیا کہ مرض لاعلاج ہے

مسٹر ہنری باکسر ساکن ۵۸ ویسٹ لیک روڈ [illegible]
انگلستان تحریر کرتے ہیں۔ [illegible] میں اپنے دل میں
محسوس کر رہا ہوں کہ مجھکو یہ بات لازم ہے کہ ڈوڈس
کیڈنی پلز نے میری زوجہ کو جو فائدہ پہنچایا
ہے اسکو ضبط تحریر میں لا کر اسکا شکریہ ادا کروں۔ [illegible]
اسی زمانہ میں وہ کولے کا درد اور مرض گردہ میں ایسی مبتلا
تھی کہ گھر کا کوئی کام نہ کر سکتی تھی۔ اور [illegible]
[illegible] ایک مقام [illegible]
دوسری جگہ لیجایا جاتا تھا۔ ڈاکٹر نے کہدیا تھا کہ اگر تم اسکو
لندن [illegible] دوسری جگہ لیجاؤ گے تو تمہارا [illegible]
زیادہ عرصہ تک زندہ رہنا [illegible]
[illegible] بعض عزیز [illegible] تبدیلی آب و ہوا سے
اسکو فائدہ پہنچا لیکن جب مکان کو واپس آئی تو پھر
[illegible] چلنے سے معذور ہو گئی [illegible]
[illegible] کچھ آسانی ہو جاتی تھی [illegible]
ایک دوست نے [illegible] ڈوڈس کیڈنی پلز [illegible]
استعمال کرنے کی سفارش کی [illegible] گولیاں اپنی زوجہ
کے لئے طلب کیں اور [illegible] کے استعمال کرنے
کے بعد اسکی حالت کچھ سنبھلنے لگی [illegible] اس دوا
کا استعمال لازم کر لیا اور اس زمانہ کے بعد [illegible]
تندرستی حاصل کر لی [illegible]
درد نہیں ہوتا ہے اور [illegible]
[illegible] ڈوڈس صاحب کی گولیوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] احسان باکسر

اس چٹھی کے وصول ہونے کے چند مہینے بعد ہمنے
اپنے قائم مقام کو مسز باکسر کے پاس روانہ کیا۔ اس
عورت نے نہایت شکر گذاری ظاہر کر کے کہا کہ میں
آجکل بہت بہتر حالت میں تندرست ہوں گھر بار
میں اچھی طرح چلتی پھرتی ہوں اور گھر کا کام کاج کرتی
ہوں کبھی کبھی ڈوڈس صاحب کی گولیاں اب بھی استعمال
کیا کرتی ہوں کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ میری یہ تندرستی
انہی گولیوں کی وجہ سے قائم ہے۔ اسی کی تائید
مسٹر باکسر نے بیان کیا۔ [illegible]
کہ میرا گھر ڈوڈس صاحب کی گولیوں کا [illegible] کیونکہ انہی
گولیوں نے میری زوجہ کی جان بچائی۔ پچھلی چھٹی کے
بعد وہ ایک مرتبہ [illegible]
اسکو [illegible] بستر میں [illegible]
نہیں چلنا پڑا۔ [illegible] ہر شخص کے [illegible]
اور [illegible] میری زوجہ کی
حالت دیکھکر نہایت تعجب ہے۔ ڈوڈس صاحب کی گولیاں استعمال
کرنے کے قبل کسی شخص کو یہ خیال نہ تھا کہ وہ زندہ بچیگی
اور نو مہینہ تک وہ اپنے بستر سے حرکت نہ کر سکی۔
ایک ڈاکٹر نے جو مرض گردہ کے علاج میں حاذق تھا،
اور میری زوجہ کا علاج کرنے آیا تھا مجھسے کہا
کہ میں تم سے یہ کہنا نہیں چاہتا لیکن مجھکو اسکے اچھے ہونے
کی امید نہیں ہے۔ اسکی بیماری ایسی ہے جسکو کوئی اچھا
نہیں کر سکتا۔ تمہاری زوجہ کو دیکھنے کیلئے اب میرے آنے
سے کچھ حاصل نہیں ہے۔ [illegible]
اور میں ہرگز اسکو اچھا نہیں کر سکتا۔ اب اسکی حالت
لاعلاج ہو گئی ہے [illegible]
اور میں مختلف دواؤں کی مالش کرتا رہا [illegible]
[illegible] ڈوڈس صاحب کی گولیوں [illegible] میری زوجہ
نے [illegible] اچھی ہونے لگی۔ [illegible]
[illegible]

حروف سے وہ الیسی ہی بن گئی ہے۔ ڈونس بیک ایک
کوٹھی بازی کی وجہ سے ہمارے گھر میں جو خوشحالی پیدا
ہوئی اسکو ہم یہانتک شکر گذار ہیں کہ الفاظ کے ذریعہ سے
اس شکر گذاری کا اظہار نہیں ہو سکتا۔ ڈونس بیک
ایک کوٹھی بازی کی قیمت دو روپیہ فی بکس یا چھ بکس کے
دس روپیہ ہیں۔ تمام دوا سازوں اور دوا فروشوں
سے مل سکتی ہیں۔ یا براہ راست مالکوں سے بھی طلب
کیجا سکتی ہیں۔ جن کا پتہ یہ ہے ڈاکٹر سیک لین کمپنی
نمبر ۴۶ ویلس ماسٹریٹ آکسفورڈ اسٹریٹ لندن انگلستان
قیمت کے وصول ہونے پر بلا محصول روانہ ہونگی

جاسوسوں کی رپورٹیں

ٹائمز نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ لارڈ کرزن
سے جس لطف و خوشامدی الفاظ میں رعایائے پارلیمنٹ
کی ممبری شہر کی جانب سے کرنیکی استدعا کی ہے اس سے صاف
ظاہر ہے کہ لارڈ کرزن اس سے انکار نہیں کرینگے۔
یہ تو صریح امر ہے کہ اگر ایسی ناکامی ہوئی تو ہوس آف
لارڈز کے دروازے تو آپ کے لئے کھلے ہی ہوئے
ہیں۔

ترکی سلطنت سے دول عظام نے اپنے متفقہ
بیڑے کو واپس طلب کر لیا۔ افسوس ہی
چھینک گئی۔

انگلستان اور جرمن کے مابین مستقل اتحاد
وار تعلقات عمدہ پیمانہ پر جاری کرنیکی غرض سے ایک
جلسہ منعقد کیا گیا تھا جس میں برلن کے نامی گرامی بانکرز
سوداگر اور معززین بہ تعداد قریب دو ہزار کی تعداد میں
مجتمع ہوئے تھے۔

شنگھائی میں چینیوں نے سخت بلوہ کر دیا
جرمن قونصل پر پتھر برسائے گئے امریکن نائب
قونصل زخمی ہوا اور اکثر غیر ملکی لوگوں کو ایذا پہنچائی
گئی۔ دول غیر کے جنگی جہازوں سے سپاہ اتاری گئی
اور والنٹیروں کی امداد طلب کی گئی۔ چنانچہ پولیس اور
بحری سپاہ نے والنٹیروں کی اعانت سے بلوہ
کو فرو کر دیا۔ پولیس تھانے کسقدر جلا دئے گئے ہیں
اور قریباً ۲۰ چینی مفسد مارے گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا
ہے کہ کوئی یوروپین اب تک نہیں مارا گیا ہے۔ ہاں
چند زخمی ہوئے ہیں۔ محلے سنسان ہیں۔ اور
مسلح پولیس گشت لگا رہی ہے۔

ٹوکیو کی ایک خبر مظہر ہے کہ مابین چین و
جاپان منچوریا کے متعلق جو سلسلہ خط و کتابت جاری
تھا موقوف ہو گیا کیونکہ چین سے جو رعائتیں جاپان
نے طلب کی تھیں ان کے دینے سے انکار کر دیا۔

لارڈ کرزن نے شہر لندن کی جانب سے
بعہدہ وکیل کے پارلیمنٹ کی امیدواری اس شرط پر
کرنی چاہی ہے کہ اور امیدوار مقابلے پر نہ آئے
دیگر امیدواروں میں ایک مسٹر گزبین جو اس سال
دوبارہ منتخب ہونیکا ارادہ رکھتے ہیں۔ مسٹر ایڈورڈ
کلارک بھی شہر کے نامی گرامی کنسرویٹو افراد کی جانب
سے امداد حاصل کئے ہوئے ہیں۔ اور لبرل
امیدوار مسٹر شسٹر جنکی نسبت بمشکل سے مانا جاتا
ہے کہ مذکورہ بالا ہر دو افراد اپنی امیدواری واپس
لیں گے۔ ایک تازہ خبر میں ظاہر کیا گیا ہے کہ
مسٹر ایڈورڈ کلارک نے اپنی امیدواری سے ہاتھ
اٹھانے سے سخت انکار کر دیا ہے۔

ہندوستان میں کپاس کی مانگ ہونے
کے باعث ٹائمز نے ایک مضمون میں لکھا ہے
کہ یہ علامت اسبات کو ظاہر کرتی ہے کہ بنگال
میں بائیکاٹ کا جوش فرو ہوتا چلا ہے کیونکہ
خود کلکتہ کے تاجر باہر آ گئے ہیں۔

جامع مسجد قسطنطنیہ کے واقعہ کی سازش
کے متعلق جو ایک بلجین بنام جورس اور تین ارمنی
گرفتار ہوئے تھے انکی بذریعہ عام عدالت
تحقیقات کیگئی۔ عدالت نے ملزموں کو سلطان المعظم
کی جان لینے کی سازش کا مجرم قرار دیکر سزائے
موت سنائی۔

روسی برباد شدہ جنگی بیڑہ کا امیر البحر روز
دسٹونسکی اور ورشینس سینٹ پیٹرزبرگ میں
وارد ہوئے ہیں۔

قسطنطنیہ سے موصولہ تار برقیوں میں
ظاہر کیا گیا ہے کہ روسی مقام طفلس میں مسلمان
رعایا عام طور پر قتل کیجا رہی ہے مسلمانوں
کے خلاف سخت جوش کوہ قاف میں بھی پھیلا
ہوا ہے۔ جہاں پر مسلمان مانند ہرنوں کے شکار
کئے جاتے ہیں۔ ۲۰ ہزار مسلمان خاندان طفلس
فرار ہو گئے ہیں۔ عام ہڑتال سینٹ پیٹرزبرگ
اور ماسکو میں پھیلی ہے۔

تبت کی تازہ خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں پر سیعد ترشیح ہونے کے بعد سردی اور سری نگر میں برفباری ہوئی ہے کشمیر میں زیادہ مقدار میں بارش اور برفباری ہونیکا احتمال ہے۔

حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کے ہندوستانی باڈی گارڈ دوران میں سال میں ایک مرتبہ ہندوستان کی فوج کے افسر جانے میں لہذا ابکی مرتبہ سال آئندہ کیلئے چار مسلمان فوجی افسروں کو بطور مصاحب روانگی کا ارادہ کر لیا گیا ہے۔

ایک اخبار نے لکھا ہے کہ خاص ضرورتی جنگی مشورہ کی غرض سے لارڈ کچنر جاپان جاویں گے۔

مہاراجہ صاحب کشن گڑھ با اختیارات کئے گئے دربار عالیشان قابل دید تھا۔

کلکتہ میونسپلٹی کو ۴ فیصدی سود پر ۲۰ لاکھ قرض لینے کی اجازت ملگئی۔ میعاد ۳۰ سالہ

کلکتہ میں مسٹر ایس سپنسر غبارہ میں اڑ کے ...۰۰ فٹ پر چڑھ گئے۔

قمار بازی کے قانون کا ایکٹ پنجاب کی تمام جنگی چھاؤنی پر بھی وسیع کیا گیا۔

ہر سال کیطرح سرانجنیئرین اور ... میں بھی گورکھا سپاہی بھجوائے گئے ہیں۔ رعایا سخت پریشان ہو رہی ہے۔

قلمرو نظام میں بھی محکمہ تحقیق و دلچسپی کی ایک شاخ قائم ہوگئی ہے۔ وہان جرائم کی آجکل بہت افراط ہے۔

مہاراجہ صاحب بنارس نے بیچ بچاؤ کرکے دربھنگہ اور بیتیہ مہاراجوں میں صلح کرادی ہے دونوں مہاراجوں کو تا حین حیات ڈیڑھ لاکھ سال کی جاگیر اور ۲۰ لاکھ نقد دلوا دیا گیا۔

ٹرکی اور ایران میں جدید تجارتی عہد نامہ مرتب ہو چکا ہے۔ محکمہ کی طرف سے حسن فہمی پاشا وزیر جنگ اور حقی آفندی و مادریل آفندی وغیرہ وزیر مقرر ہوئے ہیں۔ اور ایران نے اپنا وکیل سفیر ایران مقیم قسطنطنیہ اور سیرتا ... ہستم ... خان کو قرار دیا ہے کارروائی شروع ہوگئی ہے۔

بحیثیت یک گونہ (عیسائی) حادثہ ٹمیتی کی تفتیش پر ... اسکے لئے ثبوت بہم ہو گیا ہے کہ ارمنوں کی سازش تھی اکثر مجرم گرفتار ہوگئے ہیں تمام یورپ یک لیانت پر جنبش کر رہا ہے۔

خدیو نے اسکندریہ میں دس دس علماؤں کی ایک ایک جماعت مقرر کی ہے جو شہر کی بڑی بڑی مسجدوں میں وعظ کیا کریں گے۔

تائمز اخبار کا بیان ہے کہ بالفعل سفیر افغانستان کی درخواست مرہندی ... اور بقدر ضرورت انگریزی کرنسی کی معافی محصول کے متعلق منظور کرلی ہے۔ لیکن قندھار تک ریلوے کی بابت ابھی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

جیل اسحو کے ۵ مسلمان طلبا جیب خاص کی طرف سے جلالت مآب نے مدرسہ ... میں داخل فرمانیکا حکم دیا۔

جلالت مآب نے حکم دیا ہے کہ ... اور دیگر مقامات میں جہاں ضرورت ہو فوجی شفاخانہ بنائے جائیں۔ اور جہاں قابل مرمت ہو انکی مرمت کیجائے۔

تماشی لامہ نے آگرہ کی سیر کی۔

حکیم محمد عبدالمجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر نے مطبع حمیدیہ واقع مٹی بھنبہ بازار میں باہتمام ... چھاپ کر اپنے دفتر اسی مقام سے شائع کیا۔